زبانوں کی نعتیں شامل ہیں۔ آخر میں کچھ ہندو شعراء کی نعتیں بھی شریکِ اشاعت کر دی گئی ہیں۔

اس پر مقدمہ ملک کے مشہور عالم مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی نے لکھا ہے۔ جو خود اپنی جگہ پر ایک نہایت ہی عالمانہ اور معلومات افزاء مقالہ کا مقام رکھتا ہے۔

اُردو زبان میں اب تک نعتوں کا کوئی مجموعہ اتنا ضخیم اور اس درجہ کا شائع نہیں ہُوا ہے اور کتابت طباعت، کاغذ اور جلد سازی کے اعتبار سے تو یہ کتاب اُس اعلیٰ معیار پر شائع کی گئی ہے کہ جس سے بہتر نہیں بلکہ اس کے برابر بھی کوئی دوسری کتاب شائع کی جا سکے تو بڑا ہی کمال سمجھا جائے گا۔ ہم مصنف اور ناشر کو اس مبارک کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ کسی باذوق صاحب علم و ادب کا کتب خانہ اس کتاب سے خالی نہیں رہے گا۔ (شرف الدین اصلاحی)

نذرِ اقبالؒ

مصنف : جناب محمد حنیف شاہد

ناشر : بزمِ اقبال، ۲۔ کلب روڈ۔ لاہور

صفحات : ۲۱۴ قیمت : سات روپے

انسان اپنے ہم جلیسوں سے پہچانا جاتا ہے، جو انسان خود عظیم ہوگا اس کے ہم نشین بھی یقیناً عظمت کے مالک ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم مفکر اور شاعر کے جلو میں بیٹھے ہوئے بہت سے عظیم انسان دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں سر عبدالقادر کا نام سرِفہرست ہے۔ سر عبدالقادر نہ صرف شاعرِ مشرق کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے۔ بلکہ وہ اقبالؒ کی شخصیت اور شاعری کے بہت سے پہلوؤں کو قوم سے متعارف کرانے والے بھی ہیں۔ علامہ مرحوم کو لافانی عظمتوں سے ہم کنار کرانے میں ان کا بہت حصہ ہے۔ اگر سر عبدالقادر نہ ہوتے تو شائد علامہ شاعری ترک کر دیتے۔ (ص ۸)

زیرِ تبصرہ کتاب "نذرِ اقبال" میں فاضل مصنف جناب محمد حنیف شاہد نے سر عبدالقادر کے ان مضامین مقالات، مقدمات اور مکاتیب کو جمع کر دیا ہے۔ جن کا تعلق علامہ اقبالؒ کی شخصیت اور فن سے ہے۔ کتاب کے نام "نذرِ اقبالؒ" سے ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک دوست کا اپنے عظیم دوست کی خدمت میں نذرانہ ہے۔

اس کتاب کا آغاز ایک نظم سے ہوتا ہے جو علامہ اقبال نے اپنے حقیقی دوست کے لئے انگلستان سے واپسی پر لکھی تھی۔ اس نظم سے علامہ اقبال کے اس عزم کا پتہ چلتا ہے جو بیرونی ممالک سے واپسی پر اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لئے ان کے دل میں جاگزیں تھا۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے :-

اُٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افقِ خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اُجالا کر دیں

اس کے بعد فاضل مرتب نے بیس صفحات پر مشتمل دیباچہ تحریر فرمایا ہے جس میں علامہ اقبال اور سر عبدالقادر کے باہمی تعلقات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ زندگی کے وہ کون کون سے پہلو تھے جن میں اپنے وقت کے یہ دونوں رہنما باہم دیگر شریک رہے۔

اصل کتاب سولہ مختلف مقالات، چار مکاتیب اور ضمیمہ "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" پر مشتمل ہے۔ سولہ مقالات میں پانچ مقالے اور ضمیمہ علامہ اقبال کی شخصیت و فن کے بارے میں طبع ہونے والی کتب پر دیباچے یا مقدمے کی صورت میں سر عبدالقادر نے تحریر فرمائے۔ اور باقی گیارہ مقالات ہیں جو وقتاً فوقتاً تحریر کئے جاتے رہے۔

جناب شاہد صاحب نے ان سب بکھری ہوئی تحریروں کو یکجا کر دیا ہے۔ یہ کوئی اوریجنل کام نہیں ہے۔ پھر بھی ان کی یہ کوشش قابلِ ستائش ہے کہ انھوں نے سر عبدالقادر کے افکار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جس سے علامہ اقبال کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ خود سر عبدالقادر کی شخصیت اور فن کا مطالعہ کرتے وقت یہ کتاب بنیادی ماخذ کا کام دے گی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بیسویں صدی عیسوی کے پہلے نصف میں پنجاب کے ادب و ثقافت اور تاریخ کے بہت سے پہلوؤں پر اس کتاب سے روشنی پڑتی ہے۔ شاہد صاحب نے چونکہ ہر بات سند اور حوالے کے ساتھ لکھی ہے۔ اس لئے اس کتاب کی افادیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

اس کتاب کو بزمِ اقبال لاہور نے نہایت دیدہ زیب ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر چھاپا ہے۔ اور قیمت بھی نہایت مناسب مقرر کی ہے۔

(حافظ محمد طفیل)